49791-زمزم نوش کرنا مستحب ہے نہ کہ واجب

سوال

ان شاء اللہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی نیت ہے، اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ خشکی کے راستے ظہر کے وقت مکہ پہنچوں گا، جیسا کہ معلوم ہے کہ عمرہ کرنے والا شخص طواف کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت ادا کرنے کے بعد خوب سیر ہو کر زمزم نوش کرتا ہے، لیکن ماہ رمضان میں اور پھر میری نیت بھی روزہ رکھنے کی ہے زمزم کس طرح نوش کیا جائے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

زمزم نوش کرنا مستحب ہے نہ کہ واجب،
بلکہ مستحب بھی ایسا کہ مقام ابراہیم پر طواف کی دو رکعت ادا کرنے کے بعد ہی زمزم
نوش کرنا خاص نہیں، بلکہ کسی بھی وقت زمزم نوش کرنا مستحب ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

"اور اس کے لیے زمزم نوش کرنا اور
خوب پیٹ بھر کر سیر ہونا مستحب ہے، اور زمزم نوش کرتے وقت شرعی دعاؤں میں سے کوئی
بھی دعا کر سکتا ہے" اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (144/26).

اور الموفق کہتے ہیں :

"اور اس کے لیے زمزم کے کنویں پر آ
کر جتنا پسند کرے زمزم پینا مستحب ہے، اور خوب پیٹ بھر کر زمزم نوش کرے.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
بنو عبد المطلب کے پاس آئے تو وہ حجاج کو زمزم پلا رہے تھے، تو انہوں نے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈول پکڑایا اور آپ نے اس سے زمزم نوش کیا" اھ

اور التضلع کا معنی یہ ہے کہ خوب پیٹ
بھر زمزم پیئے حتی کہ پسلیاں باہر آ جائیں.

ماخوذاز : حاشیہ السندی.

اور نووی رحمہ اللہ " المجموع " میں
لکھتے ہیں :

شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب
وغیرہ کہتے ہیں : اس کے لیے زمزم نوش کرنا مستحب ہے، اور زیادہ سے زیادہ نوش کرے،
اور پیٹ بھرے، اور اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ دنیا و آخرت کے امور کے لیے زمزم نوش
کرے، اور اگر وہ بخشش یا وہ بیماری سے شفایابی وغیرہ کے لیے نوش کرنا چاہتا ہے تو
اسے قبلہ رخ ہو کر بسم اللہ پڑھے اور پھر درج ذیل کلمات کہے :

اے اللہ مجھے یہ حدیث ملی ہے کہ تیرے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

" زمزم کا پانی اسی کے لیے ہے جس غرض
سے نوش کیا جائے "

اے اللہ میں زمزم اس لیے نوش کر رہا
ہوں تا کہ تو میرے گناہ معاف کر دا اور مجھے بخش دے "

یا یہ کہے : اے اللہ میں زمزم اس لیے
نوش کر رہا ہوں کہ تو مجھے شفایاب کر دے، اے اللہ مجھے شفا عطا فرما "

اس طرح کی دعا کرے، اور اس کے لیے ہر
گلاس اور کٹورا پیتے وقت تین سانس لینے چاہییں، اور زمزم نوش کرنے کے بعد اللہ کا
شکر ادا کرے اور دعا پڑھے " اھ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" حاجی اور عمرہ وغیرہ کرنے والے کے
لیے اگر میسر ہو سکے تو زمزم پینا مستحب ہے " اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی ابن باز(16
/138).

تواس بنا پر جب آپ روزہ کی حالت میں
عمرہ کریں توزمزم نہ پینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ آپ افطاری کر کے زمزم نوش کر
لیں.

دوم :

جب آپ مکہ کے مسافر ہیں تومسافر کے
لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے اس پر علماء کا اجماع ہے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آیا
روزہ رکھنا افضل ہے یا نہ رکھنا

سوال نمبر (20165) کے جواب میں
بیان کیا جاچکا ہے کہ افضل وہ ہے جس میں آسانی ہو، اس لیے جس پر روزہ رکھنا سفر کی
حالت میں مشقت کا باعث ہواس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل ہے، اور جس کے لیے مشقت کا
باعث نہ ہواس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے، خاص کر عمرہ کرنے والے شخص کو عمرہ کی
ادائیگی کے لیے قوت وچستی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ پورے خشوع وخضوع کے ساتھ
عبادت بجالائے.

بعض عمرہ کرنے والے شخص غلطی کرتے
ہوئے روزہ کی حالت میں ہی عمرہ کی ادائیگی کرتے ہیں حالانکہ انہیں اس میں مشقت ہوتی
ہے، اور روزہ ان کے لیے عمرہ کی ادائیگی میں اثرانداز بھی ہوتا ہے، نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عرفہ کے دن روزہ نہیں
رکھا تھا.

امام شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یوم عرفہ کا روزہ ہر ایک کے لیے
مستحب ہے، اور جو شخص دوران حج میدان عرفات میں ہواس کے لیے یوم عرفہ کا روزہ
مکروہ ہے، اور اس میں حکمت یہ ہے کہ ہوسکتا ہے روزہ حاجی کو یوم عرفہ میں عبادت و
دعاء اور دوسرے حج کے اعمال میں کمزور نہ کردے. اھ

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع
کیا ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"صرف اکیلا جمعہ کے دن کا روزہ
رکھنا مکروہ ہے، لیکن اگر وہ کسی کے روزہ رکھنے کی عادت کے موافق آجائے تو کوئی
حرج نہیں، تو اگر وہ جمعہ کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا روزہ رکھے، یا اس کی عادت کے
موافق آجائے مثلا اسنے بیماری سے شفا کے روز مستقل طور پر روزہ رکھنے کی نذر مان
رکھی ہو تو یہ دن جمعہ کے موافق آیا تو پھر مکروہ نہیں...

علماء کہتے ہیں : اس سے منع کرنے میں
حکمت یہ ہے کہ : جمعہ کا دن عبادت و دعا اور ذکر و اذکار کا دن ہے، اس دن غسل کر کے
جلد مسجد میں جا کر جمعہ کی نماز کا انتظار کیا جاتا ہے، اور خطبہ سننا ہوتا ہے،
اور جمعہ کے بعد کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**.{ تو جب نماز ختم ہو جائے تو تم زمین
میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو }.**

اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک عبادات
ہوتی ہیں اس لیے اس دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہوا، اور روزہ نہ رکھنا اس روز کی عبادات
اور اعمال میں معاون ثابت ہوگا اور یہ عبادات اور اعمال پوری تندہی اور شرح صدر کے
ساتھ ادا ہونگے، اور بغیر کسی اکتاہٹ اور کاہلی کے ان اعمال کی ادائیگی میں لذت آئے
گی، اور یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے حاجی میدان عرفات میں روزہ نہیں رکھتا، کیونکہ اس
حکمت کی بنا پر حاجی کے لیے میدان عرفات میں یوم عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا سنت ہے،
جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ : اگر
ایسا ہی ہے تو پھر یہی معنی باقی ہونے کی بنا پر تو اس سے قبل اور بعد میں بھی روزہ
نہ رکھنے کی کراہت اور ممانعت باقی رہتی ہے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ : جمعہ کے ساتھ
پہلے یا بعد کے دن کو ملا کر روزہ رکھنے سے جمعہ کے روز اذکار اور وظائف کی وہ کمی دور ہوجائیگی جو جمعہ کے روزہ کی بنا پر ہوئی تھی اور وہ فضیلت دوسرے دن کی روزہ کی وجہ سے حاصل ہوجائیگی، تو صرف جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنے کی ممانعت میں یہی حکمت ہے " اھ مختصرا.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج
ذیل سوال کیا گیا :

جب مسافر روزہ کی حالت میں مکہ پہنچے
تو کیا وہ عمرہ کی ادائیگی میں تقویت حاصل کرنے کے لیے روزہ افطار کر لے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

ہم یہ کہتے ہیں کہ : نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال بیس رمضان کو مکہ داخل ہوئے تو آپ نے روزہ نہیں رکھا تھا، اور صحیح بخاری کی حدیث سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کا باقی مہینہ بھی بغیر روزہ کے ہی رہے، کیونکہ آپ مسافر تھے، تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ عمرہ کرنے والے کا مکہ پہنچ جانے سے سفر ختم نہیں ہوجاتا، اور جب وہ بغیر روزہ وہاں پہنچے تو دن کا باقی حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا لازم نہیں، بعض لوگ یہ دیکھتے ہوئے کہ اس دور میں دوران سفر مشقت نہ ہونے کی بنا پر سفر میں بھی روزہ رکھتے ہیں، اور جب مکہ پہنچتے ہیں تو تھکے ہوتے ہیں، اور سوچتے ہیں کہ آیا میں روزہ جاری رکھوں یا توڑ دوں ؟ اور افطاری کے بعد عمرہ کرلوں، یا عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ پہنچتے ہی روزہ کھول دوں ؟

تو اس حالت میں ہم اسے یہ کہینگے کہ :
افضل یہی ہے کہ عمرہ ادا کرنے کے لیے مکہ پہنچتے ہی روزہ کھول لیں آپ ہشاش بشاش ہونگے؛ کیونکہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ آنے والے شخص کے لیے سنت یہی ہے کہ وہ فورا مکہ پہنچتے ہی عمرہ جیسی عبادت مکمل کرے، اس لیے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لیے مکہ داخل ہوئے تو آپ نے سیدھا بیت اللہ کا رخ کیا، حتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنی سواری بھی مسجد حرام کے قریب بٹھاتے اور بیت اللہ میں جا کر جس کا احرام باندھا ہوتا اس کو پورا کرتے.

تو آپ کے لیے افطاری کے بعد عمرہ
کرنے سے افضل یہی ہے کہ آپ مکہ پہنچ کر روزہ کھول دیں تا کہ دن کے وقت ہی صحیح طرح
عمرہ کی ادائیگی کر سکیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت
ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ سے تھے، تو کچھ
لوگ آ کر عرض کرنے لگے :

اے اللہ تعالی کے رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم لوگوں پر روزہ قائم رکھنا مشکل ہو رہا ہے، اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ
آپ کیا کرتے ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران سفر ہی روزہ کھول دیا"

بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ نے تو
دن کے آخری حصہ یعنی عصر کے بعد روزہ کھول دیا، تا کہ امت کے لیے بیان کر دیں کہ
ایسا کرنا جائز ہے، اور بعض لوگوں کا مشقت کے باوجود سفر میں روزہ رکھنے کا تکلف
کرنا بلا شک و شبہ خلاف سنت ہے، اور ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل
فرمان صادق آتا ہے :

"سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں
" اھ

دیکھیں : ارکان الاسلام صفحہ نمبر (
.(464

اس لیے اگر آپ کا سفر میں روزہ رکھنا
آپ کے عمرہ کی ادائیگی پر اثر انداز ہوتا ہو تو پھر آپ کے لیے افضل یہی ہے کہ آپ اس
دن کا روزہ نہ رکھیں بلکہ بعد میں قضا کر لیں.

واللہ اعلم.